



## سوال

(329) کٹھی تین طلاقیں... الاستفتاء

## جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین، مقتیان شرح متین اس مسئلے کے بارے میں کہ محمد صفدر ولد بشیر نے 14 اپریل 1981ء کو اپنی بیوی کو بیک وقت تین دفعہ طلاق طلاق لکھ کر بھیج دیا ہے۔ اس کے بعد وہ آج سے دوبارہ رجوع کرنے کا خواہش مند ہے۔ جبکہ طلاق کو عرصہ ایک ماہ 16 دن گزر چکے ہیں؟ اب اس کے بارے میں قرآن و حدیث کی روشنی میں فتویٰ دے کے مشکور فرمائیں۔ (سائل قمر الدین 46 نکلن روڈ، منوہر سٹریٹ لاہور)

## الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

و علیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

بشرط صحت سوال واضح ہو کہ یہ بجائی تین طلاقیں ایک رجعی طلاق ہوتی ہے۔ اگرچہ اس مسئلے میں اختلاف پایا جاتا ہے۔ تاہم قرآن و حدیث کی نصوص صریحہ مرفوعہ متضلع کے پیش نظر یہی صحیح ہے کہ مجلس واحد کی کٹھی تین طلاقیں شفا ہی ہوں یا تحریری شرعاً ایک رجعی طلاق ہوتی ہے، چنانچہ قرآن مجید میں ہے:

الطَّلَاقُ مَرَّتَانٍ فَإِمْسَاكَ بِمَخْرُوفٍ أَوْ تَسْرِيحٍ بِأَخْسَنِ... ۲۲۹... البقرة

یعنی طلاق (جس کے بعد خاوند رجوع کر سکتا ہے) دوبارہ ہے پھر دو طلاقوں کے بعد یا تو دستور کے موافق اپنی بیوی سلپنے ہاں آباد رکھے یا صحیحی طرح سے رخصت کر دے۔

یعنی طلاق مرة بعد مرة دینی چلبیہ اور صحیح مسلم میں ہے۔

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: "كَانَ الطَّلَاقُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَأَبِي بَكْرٍ وَسُنَّتَيْنِ مِنْ خِلاَفَةِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، طَلَاقُ الثَّلَاثِ: وَاحِدَةٌ (صحیح مسلم ج 1 ص 477۔ ومسند احمد بن حنبل مع تعلیقات احمد شاکر المصری ج 4 ص 314۔ ونیل الاوطار ج 6 ص 258.)

یعنی حضرت عبداللہ بن عباس کا بیان ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابو بکر صدیق کے عہد سے لے کر

عن ابن عباس، قال: طلق ركانة بن عبد يزيد - امرأته ثلاثاً في مجلس واحد، فحزن حزناً شديداً، قال: فسأله رسول الله صلى الله عليه وسلم: "كيف طلقته؟" قال: طلقته ثلاثاً، فقال: "في مجلس واحد؟" قال: نعم، قال: "فإنما تلك واحدة، فأرجعها إن شئت"، قال: فراجعها، قال احمد شاکر المصری اسنادہ صحیح ورواه الضياء في المختار كما نقله ابن القيم في اغنية المصنفان ورواه ابو يعلى كما ذكره الشوكاني ص 261 ووص 262 ج 6 ورواه البيهقي كما في الدرر المنثور وهذا الحديث عندی اصل جليل من اصول التشریح (مسند احمد بن حنبل مع تعلیقات احمد شاکر ج 4 ص

یعنی حضرت رکانہ ایک ہی مجلس میں اپنی بیوی کو تین طلاقیں دے بیٹھے۔ بعد ازاں اس پر بہت عملگین ہوئے۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ تو ایک طلاق ہوتی ہے تم چاہو تو رجوع کر سکتے ہو۔ تو حضرت رکانہ نے اپنی بیوی سے رجوع کر لیا۔،،

شیخ الاسلام حافظ ابن حجر اس حدیث کی تفسیر میں یوں رقمطراز ہیں:

وهذا الحديث نص في المسئلة لا يقبل التاويل الذي في غيره من روايات الا في ذكرها. (فتح الباری شرح صحیح بخاری: ج 9 ص 316 طبع بیروت)

کہ یہ حدیث صحیح اس مسئلہ میں نص صریح ہے اور اس میں کسی تاویل کی گنجائش ہرگز نہیں۔

امام شوکانی لکھتے ہیں:

وهذا الحديث نص في محل النزاع.. (نیل الاوطار: ص 216).

یعنی یہ صحیح حدیث اس مسئلہ میں قول فصیل کی عینیت رکھتی ہے۔ بہر حال حضرت ابو موسیٰ، حضرت علی ایک روایت کے مطابق حضرت عبداللہ بن عباس حضرت عبداللہ بن مسعود، حضرت عبدالرحمن بن عوف، حضرت زبیر طاؤس، عطاء جابر بن زید، ہادی، قاسم، باقر، امام ابن تیمہ، امام ابن قیم اور دوسرے محققین کا یہی مذہب ہے کہ مجلس واحد کی اکٹھی تین طلاقیں ایک ہی رجعی طلاق واقع ہوتی ہے۔ (نیل الاوطار: ص 260 ج 5).

انتصر لهذا المذهب ابن تیمیہ الخلیفی فی تصانیفہ وتلمیذہ (ابن القیم) فی کتابہ زاد المعاد واثامہ اللہفان، حمدۃ الرعیۃ (حاشیہ، شرح وقایہ کتاب الطلاق ربیع ثانی)

میں کہتا ہوں کہ امام ابو حنیفہ کے مذہب میں بھی ایک قول یہی ہے کہ مجلس واحد کی تین طلاقیں ایک رجعی طلاق واقع ہوتی ہے۔ چنانچہ امام شمس الحق العظیم آبادی لکھتے ہیں۔

وحکاہ عن محمد بن مقاتل الرازی من اصحاب ابی حنیفہ وهو احد التوالمین فی مذہب ابی حنیفہ. (التعلیق المغنی علی سنن الدار قطنی: ج 4 ص 78 طبع ملتان امام ابو حنیفہ)

کے اصحاب میں سے محمد بن مقاتل رازی کا یہی مذہب ہے اور ابو حنیفہ کے مذہب ہے۔ بہر حال مجلس واحد کی تین طلاقیں ایک رجعی طلاق واقع ہوتی ہے۔ اور رجعی طلاق میں عدت کے اندر رجوع جائز ہوتا ہے۔

وَبُؤْسُهُنَّ اَتَقُّ بِرَدِّهِنَّ فِي ذٰلِكَ اِنْ اَرَادُوا اَصْلًا... ۲۲۸... البقرة

وَإِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ فَبَلَغْنَ أَجَلَهُنَّ فَأَمْسُوهُنَّ بِمَفْرُوفٍ أَوْ سَرِّحُوهُنَّ بِمَفْرُوفٍ وَلَا تُمْسِكُوهُنَّ ضَرَارًا لِّتَعْتَدُوا... ۲۳۱... البقرة

اور اگر عدت گزر جائے، یعنی طلاق کے بعد تیسرا حیض ختم ہو جائے تو عدت ختم ہو چکی اور نکاح ٹوٹ چکا ہے۔ ہاں ایسی صورت میں بلا کسی حلالہ وغیرہ نکاح ثانی شرعاً جائز ہوتا ہے۔

چنانچہ فرماتا ہے:

وَإِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ فَبَلَغْنَ أَجَلَهُنَّ فَلَا تَعْضَلُوهُنَّ أَنْ يَنْكِحْنَ أَزْوَاجَهُنَّ إِذَا تَرَاضَوْا بَيْنَهُمْ بِالْمَفْرُوفِ... ۲۳۲... البقرة

یعنی جب تم عورتوں کو طلاق دو پھر ان کی عدت (تین حیض یا تین ماہ وضع حمل) گزر جائے تو ان کو (سابقہ) خاوند کے ساتھ نکاح کر لینے سے مت روکو۔ اگر دستور کے موافق رضامندی ہو جائے۔



حضرت معقل بن یسار کہتے ہیں کہ یہ آیت ہمارے بارے میں نازل ہوئی ہے۔ واقعہ یوں ہوا کہ میری بہن کو اس کے خاوند ابو ابداح نے ایک طلاق دے دی اور رجوع نہ کیا حتیٰ گزر گئی۔ پھر دونوں نے باہمی رضامندی سے دوبارہ نکاح کرنا چاہا۔ جب وہ میرے پاس پیغام لے کر آیا تو میں نے اسے سخت گرم ست کہا اور قسم کھائی کہ اب تم دونوں کا نکاح نہ ہونے دوں گا۔ اسی پر نے یہ آیت نازل فرمائی، لہذا میں نے نکاح کی اجازت دے دی اور اپنی قسم کا کفارہ ادا کیا۔ (صحیح بخاری: ص 649 ج 2 تفسیر سورۃ البقرۃ )

فیصلہ:

بشرط صحت سوال صورت مسئلہ میں دلائل مذکورہ بالا کے پیش نظر ایک رجعی طلاق واقع ہوئی ہے اور طلاق چونکہ 4 اپریل 1981ء کو دی گئی جیسا کہ سوال کی عبارت سے ظاہر ہے اور آج 27 مئی ہے کہ آج طلاق کو ایک ماہ چوبیس دن ہو چکے ہیں۔ لہذا اگر ابھی تک تیسرا حیض ختم نہیں ہوا تو سابقہ نکاح بحال قائم رہا اور اس صورت میں بلا نکاح ثانی شرعاً رجوع جائز ہے۔ اور اگر تیسرا حیض ختم ہو چکا ہے تو دوبارہ نکاح پڑھ لیں۔ حلالہ جیسی قبیح حرکت کی ضرورت نہیں۔ اور نکاح ان شاء اللہ شرعی اور صحیح ہوگا۔ مفتی کسی قانونی سہم کا ذمہ دار نہیں ہوگا۔

هذا ما عندي والله اعلم بالصواب

فتاویٰ محدثیہ

ج 1 ص 808

محدث فتویٰ